إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

# الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

| نمبر ۳۹ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۲۵ ستمبر تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۲۵ ستمبر مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل کو عبد الحکیم ضلع ملتان سلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی اپنے حلقہ تبلیغ ضلع راولپنڈی کی طرف روانہ ہو گئے:۔

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں لوکل عہدہ داران سرگرمی سے تیاریاں کر رہے ہیں:۔

مالابار کا رہنے والا ایک نوجوان ابوبکر نام جو بغرض تعلیم یہاں آیا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ سے کسی دماغی عارضہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### تبلیغ کے لئے جانیوالوں کو حضور علیہ السلام کی نصیحت

فرمایا "وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جائیں۔ وہ ایسے نہ ہوں۔ کہ الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو۔ اور سمجھانے کچھ اور لگ جائیں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعوے سے آگاہ کریں۔ اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

# اخبار احمدیہ

## ایک شہادت

ہٹلر کے پریذیڈنٹ ہونے کے متعلق عزیز مکرم چودھری فتح محمد صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ کا رویا جس کا ذکر حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب نے ۱۸ ستمبر کے اخبار میں کیا ہے۔ اس کا ذکر انہی ایام میں چودھری فتح محمد صاحب نے مجھ سے بھی کیا تھا۔ ان ایام میں اخباری حالات ہٹلر کے بالکل مخالف تھے۔ لیکن آخر وہ بات پوری ہوئی۔ اور بڑے معرکوں کے بعد پوری ہوئی۔ غور کرنے والوں کیواسطے اس میں بھی احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ خاکسار (مفتی) محمد صادق۔ از سری نگر (کشمیر)

## کرنال میں احمدی لیڈی ڈاکٹر

محترمہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ فیروزپور سے تبدیل ہو کر کنگ ایڈورڈ میموریل زنانہ ہسپتال کرنال میں تعینات ہو گئی ہیں۔ اور ۱۴ ستمبر سے چارج لے لیا ہے۔ اردگرد کے علاقہ کے دوست ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

## حج کو جانے والے دوست

میرا ارادہ امسال حج خانہ کعبہ کا ہے۔ اور بھی جو دوست حج کو جانے والے ہوں۔ خاکسار کو اپنے پتے سے اطلاع دیں تاکہ رفاقت کی برکات حاصل کی جائیں۔ خاکسار محمد یوسف احمدی پنڈی چری ڈاک خانہ سید والا ضلع شیخوپورہ۔

## ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

برادر مکرم حامد حسین خان صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ میرٹھ کے فرزند محمد یوسف خاں اس سال طبیہ کالج دہلی کے فائنل امتحان میں اول رہے ہیں۔ اس کامیابی پر ایک سال کے لئے ۔۔ ماہوار وظیفہ دیا گیا ہے۔ اور بطور ہوس سرجن ایک سال پریکٹس کرنے کے لئے طبیہ کالج دہلی میں ہی لگا دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار محمد یحییٰ۔ از قادیان۔

## درخواست ہائے دعا

۱- میرے گھر میں چند افراد بیمار ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سرکاری کام میں ۔۔۔

جائیے۔ خاکسار عطاء اللہ خان میڈیکل سکول امرتسر (۵) میری آنکھ میں قرنیہ پر زخم ہو گیا ہے۔ یہ زخم بینائی کیلئے خطرناک ہوتا ہے۔ احباب سے بالعموم۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالخصوص ملتجی ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ زخم جلد سے جلد مندمل ہو جائے۔ اور بینائی کو نقصان نہ پہنچے۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد زبیر از بھوالی۔ ضلع نینی تال (۶) میری بیوی اور لڑکی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز یہاں میں اکیلا احمدی ہوں۔ رشتہ دار اور باقی لوگ مخالف ہیں۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حفاظت

بھی مشکل درپیش ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ خاکسار رکن الدین ناشر نبی (۲) عرصہ آٹھ ماہ سے میں ایک مقدمہ میں پھنسا ہوا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ خاکسار فیروز الدین کمال (۳) حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی جو حضرت مسیح موعودؑ کے بہت پرانے صحابی ہیں مرض ذیابیطس سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عظیم الرحمٰن قادیان (۴) امسال پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کے ستمبر کے مختلف امتحانات میں جو ۲۶ ستمبر کو شروع ہوتے ہیں۔ سات احمدی طلبا شامل ہونگے۔ سب کی کامیابی کے لئے دعا کی

ہیں کہ وہ۔ اور لوگوں کو احمدیت میں داخل کرے۔ خاکسار بہادر خان از ساتکل ل (۷) میری طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن کسی قدر سوزش رہتی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار (مفتی) محمد صادق از سری نگر۔ (۸) یہاں کے ایک مخلص مگر غریب احمدی کی بیوی پر پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ پہلے تو اس کی نواسی نیچے دب گئی جس کو وہ نکال رہی تھی۔ کہ دوبارہ بڑا ٹکڑا پہاڑ کا گرا۔ جس نے اس کی ٹانگ توڑ دی اور پنڈلی پر بڑا گہرا زخم آیا۔ ان کی صحت نیز برادر سکندر خان جو موصوفہ کے شوہر ہیں۔ وہ اس حادثہ سے چند روز قبل اپنی ملازمت سے علیحدہ کر دیئے گئے تھے ان کے روزگار کے لئے دوست دعا کریں۔ یہ بھائی اس علاقہ میں اکیلا ہے۔ اور مدت سے لوگوں کے ظلم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ خاکسار ایچ۔ ایم مرغوب اللہ نتھیا گلی ضلع ہزارہ (۹) میری بیوی لڑکی اور لڑکا بیمار ہیں بزرگان کرام صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد سعید از راولپنڈی (۱۰) چودھری انور خان صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار محمد انور حسین از جہیاری (۱۱) بابو محمد صدیق صاحب ریلوے گارڈ وزیر آباد کا بچہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار رحیم الدین از قادیان

## اعلان نکاح

(۱) ۱۴ ستمبر بروز جمعہ صوفی فضل الٰہی صاحب ربانی کا نکاح عائشہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سے بعوض مبلغ دو سو روپے مہر سید محمد شاہ صاحب نے بمقام منگور پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ محمد اعظم عالی مقیم ضلع ہزارہ (۲) ۱۲ ستمبر خضری غلام الدین صاحب احمدی ساکن ترگڑی کا نکاح بیگم بنت عبد اللہ صاحب ساکن حلک ایمرچ ضلع سری نگر کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۵ روپیہ مہر جس میں سے ۱۵ روپیہ بصورت زیور بوقت نکاح ادا کیا گیا۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب احمدی نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان۔ حلک ایمرچ کشمیر۔

## ولادت

(۱) میرے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز بخشے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار فتح محمد اوسیانہ



## یوم التبلیغ کے متعلق آخری پیغام

یہ آخری پرچہ ہے جس میں احباب کو یوم التبلیغ کے سلسلہ میں ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ پہلے سے ہی ایسا انتظام کر لیں۔ کہ ۳۰ ستمبر کو سب کاموں سے فارغ ہو کر تبلیغ حق کر سکیں اس دن کے لئے جو پروگرام تجویز کیا جائے۔ اس میں یہ بات مد نظر رہے کہ ہر احمدی اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کرے اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو۔ تو کسی دوسرے دوست کے ساتھ ملکر اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے۔ اگر کوئی گاؤں سارا احمدی ہے اور اس گاؤں کے نزدیک ان کی رشتہ داریاں بھی نہیں۔ تو کسی دوسرے گاؤں کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ جو دوست اس دن سفر پر ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے ہمراہیوں میں ہی تبلیغ کریں مختصر یہ ہے۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو تبلیغ میں کوتاہی کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

# رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالے مجرم



## ذمہ وار ہندوؤں سے گزارش

یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ ہندوؤں اور خاص کر آریوں میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو دیگر مذاہب اور ان کے مقدس بانیوں کے متعلق عموماً۔ اور اسلام و بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر و تذلیل کے ناپاک اور نہایت ہی اشتعال انگیز فعل میں خصوصاً منہمک نظر آتے ہیں۔ حالات و واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ فتنہ انگیزی ایک خاص سکیم اور خاص منصوبہ کے ماتحت کی جا رہی ہے اور ایسے رنگ میں کی جا رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے کسی نہ کسی علاقہ میں یہ فتنہ کھڑا ہی رہے۔ اگر ایک وقت پنجاب میں یہ آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ تو دوسرے وقت بمبئی وغیرہ علاقوں میں اسے مشتعل کر دیا جاتا ہے۔ پھر مدراس اور سندھ ایسے علاقوں میں بھی شرارت دوہرائی جاتی ہے۔ یعنی نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز رنگ میں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر ناپاک حملے کئے جاتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے بلکہ دیکھتے ہوئے کئے جاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس طرح ناقابل برداشت اذیت پہنچتی ہے۔ اور وہ انتہائی دکھ اور رنج محسوس کرتے ہیں۔

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں۔ اور آریوں میں سے وہ لوگ جن کے سینے اسلام کے متعلق بلاوجہ دشمنی اور کینہ سے پُر ہیں۔ اور جن کی آنکھ میں مسلمانوں کا وجود خار کی طرح کھٹکتا ہے۔ نہیں چاہتے۔ کہ مسلمانوں کو پل بھر بھی آرام کا سانس لینے دیں۔ بلکہ ایسی حالت پیدا کر دیں۔ جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہو۔

کون نہیں جانتا۔ کہ کسی مذہب کے بانی کی ہتک کرنا اس کی شان میں گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرنا اس کی ذات پر شرمناک الزامات لگانا اور نہایت دیدہ دلیری سے ان کی اشاعت کرنا اس مذہب کے پیرؤوں کے لئے ناقابل برداشت مصیبت اور ان کے آرام و اطمینان کو حرام کر دینے والا دکھ ہوتا ہے خود سنجیدہ اور سمجھدار آریوں کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "ملاپ" (۲۳ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"کسی بھی مذہب کے کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنا واقعی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی بھی آدمی جو خدا پرست ہے (جو ایشور میں یقین رکھتا ہے۔ اس آدمی کی توہین کرنا گوارا نہیں کرے گا۔ جو خدا کے بندوں تک خدا کا پیغام لایا ہو"۔

لیکن واقعات بتاتے ہیں۔ کہ آریوں اور ہندوؤں میں سے کوئی نہ کوئی شخص کبھی ہندوستان کے ایک حصہ میں اور کبھی دوسرے حصہ میں ایسا اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی توہین کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور دوسرے لوگ اس کی تائید و حمایت شروع کر دیتے ہیں۔ مسلمان یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے لہو کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں اور قانون کے ذریعہ فتنہ اور شرارت کے انسداد کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب بالفاظ آریہ اخبار "ملاپ" "پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے ایسی حالت پیدا کر دی جاتی ہے۔ جو ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ تو کسی شخص کا اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکنا اور ناقابل برداشت صدمہ سے مخلصی پانے کے لئے اس کا اپنے آپ کو موت کے مونہہ میں پھینک دینا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اس وجہ سے بعض اوقات کوئی نہ کوئی شخص بے قابو ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کی توہین و تذلیل کرنے والے مجرم پر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ اسی قسم کے دو واقعات حال میں رونما ہوئے ہیں۔ ایک پنجاب میں اور دوسرا سندھ میں۔ پنجاب کے واقعہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قصور کے ایک ہندو پالاشاہ کو جسے عدالت بھی توہین اسلام کا مجرم قرار دے چکی تھی۔ کسی شخص نے قتل کر دیا۔ اور شبہ میں ایک مسلمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ سندھ کا واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص نتھورام نے "اسلام کی تاریخ" نامی کتاب لکھ کر اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی تھی۔ قانون کے رُو سے بھی وہ کتاب توہین آمیز اور اشتعال انگیز قرار پا چکی ہے۔ اور مصنف کو سزا دے دی گئی۔ لیکن ایک دن جبکہ وہ سزا کے خلاف اپیل کے سلسلہ میں سندھ کے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں بیٹھا تھا۔ کسی نے اسے قتل کر دیا۔ قتل کے الزام میں تین مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سمجھ اور عقل کے لحاظ سے کوئی اس بات کی حمایت نہیں کر سکتا۔ کہ کسی شخص کو کسی حالت میں بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اور کسی مجرم کو خود سزا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دُنیا میں ایسے حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جب کسی شخص کیلئے کوئی مجرم انتہائی اشتعال کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ تو وہ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ اور آپے سے باہر ہو کر وہ کچھ کر گزرتا ہے۔ جو معمولی حالات میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ قانون میں بھی اس کا کافی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ پس جب خود آریہ اخبار "ملاپ" کے نزدیک "کسی بھی مذہب کے کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنا برداشت نہیں کیا جا سکتا"۔ اور مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام پیغمبروں سے اعلےٰ اور برتر یقین کرتے ہیں۔ تو جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ گویا اس بات کو دعوت دیتا ہے۔ کہ کوئی شخص کھڑا ہو۔ جو اس توہین کو ناقابل برداشت ثابت کر دے اور جب کچھ عرصہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و تذلیل کا ایک سلسلہ چلا آ رہا ہو۔ اور روز بروز نہایت مکروہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہو۔ تو کسی شخص میں انتہائی اشتعال کا جذبہ پیدا ہو جانا محال نہیں۔ ہمارے نزدیک ایسا ہونا افسوسناک ہے۔ اور ہماری یہی خواہش ہے۔ کہ کوئی مسلمان کسی صورت میں بھی اپنے جذبات کو بے قابو نہ ہونے دے۔ اور قانون کی حدود سے باہر قدم نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ تو اس کی ذمہ واری ان فتنہ پرداز اور شریر النفس لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو خواہ مخواہ اور محض مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و تذلیل کر کے حالات کو نزاکت کی آخری حد تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر اس کے لئے وہ لوگ بھی ذمہ وار ہیں

جو ایسے مفسد لوگوں کی تائید و حمایت کر کے اوروں کو بھی ان کی پیروی کرنے کی جرأت دلاتے ہیں۔ اور اس طرح شرارت اور فتنہ کے منبع کو بند نہیں ہونے دیتے ؛

کسی عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کے دماغ میں یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ کسی مذہب کے پیشوا اور مقدس بانی کی توہین و تذلیل کسی رنگ میں بھی توہین کرنے والے کے لئے مفید ہوسکتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین خواہ کوئی بد باطن کیسے ہی شرمناک سے شرمناک رنگ میں کرے اس سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ اسکا اپنا مذہب سچا ہے۔ اور نہ مسلمانوں کو وہ اپنے مذہب کی طرف مائل کرسکتا ہے بلکہ ان کے دل میں نفرت اور رنج و الم کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس گناہ بے لذت پر اصرار کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور کیوں آریوں اور ہندوؤں کی طرف سے کوشش نہیں کی جاتی۔ کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے کی کسی کو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر کوئی اپنے طور پر اس کا مرتکب ہو۔ تو اس کے خلاف پر زور آواز اٹھائی جائے۔ اور اسے انتہائی سزا دلائی جائے ؛

ہم ذمہ دار ہندوؤں سے ملک کے امن و امان اور خوشگوار باہمی تعلقات کے نام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے جرم کا انسداد کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور سرگرمی سے اس کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہندو و مسلمانوں کے تعلقات نہائت ہی خوشگوار ہوجائیں گے۔ وہ نہایت آسانی اور عمدگی کے ساتھ مذہب کے متعلق تبادلۂ خیالات کرسکینگے۔ اور بڑی سہولت کے ساتھ سچے مذہب کی تعیین ہوسکے گی۔ پس وہ لوگ جن کے پیش نظر ملکی ترقی و خوشحالی ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اہل ہند ایک ہی سچے مذہب کی پابندی اختیار کریں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کرنے کی کسی کو اجازت نہ دیں۔ بلکہ یہ جذبہ پیدا کریں کہ تمام مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں کی عزت و توقیر کی جائے۔ ان کا ذکر ادب و احترام کے ساتھ زبان اور قلم پر لایا جائے۔ اور آپس میں محبت اور آشتی کے جذبات کو ترقی دی جائے ؛

## میرواعظ یوسف شاہ صاحب کے اخبار کو تنبیہ

آخر حکومت کشمیر پر واضح ہوگیا۔ کہ میرواعظ یوسف شاہ صاحب کا اخبار "اسلام" اسلامی فرقوں میں افتراق پیدا کر کے ریاست میں بدامنی پھیلانے کا مرتکب ہورہا ہے۔ اور خاص کر احمدیوں کے متعلق اس کی روش نہایت ہی دلآزار ہے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے حسب ذیل نوٹس اس کے نام جاری کیا ہے:۔

"یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ آپ اپنے اخبار کے کالموں میں احمدیوں کے خلاف توہین آمیز تنقیدات بالواسطہ۔ اور بلاواسطہ عموماً کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا یہ فعل امن عامہ اور سکون میں اضطراب پیدا کر دینے والا ہے۔ آپ کو اس یادداشت کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ آئندہ اس ریاست میں بسنے والی کسی قوم کے اور بالخصوص احمدیوں کے خلاف اپنے اخبار کے کالموں میں کوئی حملہ نہ کریں۔ ورنہ آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ آپ کے نام یہ انتباہ آنریبل وزیر اعظم کے حسب الحکم جاری کیا گیا ہے"

حکومت کشمیر یہ دانشمندانہ کارروائی کرنے کی وجہ سے جس کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔ تمام مسلمانان کشمیر کے شکریہ کی مستحق ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اپنی جاری کردہ ہدائت کی پوری طرح پابندی کرائیگی ؛

## بلول کے گدھے کے متعلق سرکاری اعلان

بلول کے واقعہ کے متعلق حکومت پنجاب کے محکمہ اطلاعات کی خاموشی قابل تعجب تھی۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ متعلقہ صیغوں اور مقامی مسلمانوں کے بیانات ایک دوسرے کے متضاد تھے۔ اور ایک آریہ اخبار نے مسلمانوں کے بیان کی تائید کی تھی۔ ایسی حالت میں ہم نے ایک گزشتہ مضمون میں محکمہ اطلاعات کو توجہ دلائی تھی۔ جس نے اب حکومت کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔

"چونکہ بعض اخبارات میں ایک سانڈ گدھے کے نام کے بارہ میں غلط اور اشتعال انگیز بیانات شائع ہورہے ہیں۔ لہذا حکومت پنجاب مستند طور پر اعلان کرتی ہے۔ کہ اس نے اپنے کسی جانور کا نام "احمد" نہیں رکھا۔ اور نہ کسی شخص نے کسی جانور کو اس نام سے وابستہ کرنے کی تجویز ہی کی۔ ایک گدھے کا نام جو پہلے "احمق" تھا اب بدل کر "بہادر" رکھدیا گیا ہے تاکہ اس نام کی صوتی کیفیت سے کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے"

گورنمنٹ کے اس حد تک اطمینان دلانے کے بعد اس معاملہ کو ختم سمجھنا چاہیئے ؛

## زمینداروں کے متعلق ساہوکاروں کی تجاویز

ادھر قرضہ بل ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہے۔ اور ادھر ساہوکاروں اور مہاجنوں نے زمینداروں کو نقصان پہونچانے بلکہ ان کا ناطقہ بند کر دینے کے لئے منظم جد و جہد شروع کر رکھی ہے حال میں ہندو ساہوکاروں اور تاجروں کی ایک کانفرنس لائل پور میں منعقد ہوئی جس میں حکومت اور زمینداروں کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے چند قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ (۱) زمینداروں سے قرضہ کا تمام لین دین قطعی طور پر بند کر دیا جائے (۲) ساہوکار اپنا کاروبار دیہات سے شہروں میں منتقل کرلیں (۳) جب زمیندار مالیہ ادا کرنے کے لئے قرض لینے آئیں۔ تو ایک کوڑی نہ دی جائے۔ (۴) کوئی جنس اس وقت تک نہ خریدیں۔ نہ ذخیرہ کریں۔ جب تک اس کی شرح غیر ممالک کو بھیجنے کے لئے موزون نہ ہوجائے ؛

بے شک اسوقت یہ باتیں زمینداروں کے لئے بے حد تکلیف کا موجب ہونگی۔ کیونکہ ساہوکاروں نے ان کا خون چوس چوس کر ان میں اتنی طاقت باقی نہیں رہنے دی۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم ساہوکاروں کا یہ احسان سمجھیں گے اگر وہ ان تجاویز پر پوری پابندی کے ساتھ عمل کریں۔ تاکہ زمینداروں کی آنکھیں کھلیں۔ اور تباہی کی موجودہ حالت سے نکل سکیں۔ وہ ایک طرف تو فضول اخراجات سے باز رہیں۔ اور دوسری طرف محنت و مشقت کر کے اپنی آمدنی اپنے اخراجات کے مطابق بنانے کی کوشش کریں ؛

## "خونی مہدی"

کچھ عرصہ ہوا۔ دہلی میں ایک شخص امام مہدی کے دعویٰ کے ساتھ نمودار ہوا۔ اور عجیب و غریب علامات کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر کسی نے اسے قابل التفات نہ سمجھا۔ حال میں جب اسے انکم ٹیکس ادا نہ کرنے کی وجہ سے بذریعہ سمن تحصیلدار کی عدالت میں لایا گیا۔ تو اس نے اپنے کپڑوں میں سے ایک خنجر نکال کر تحصیلدار پر پھینکا۔ اور وار خالی جانے پر ڈنڈا چلایا۔ مگر وہ بھی نہ لگا۔ آخر اس شخص کو جو نارنجی لباس پہنے اور گلے میں سبز رومال باندھے ہوئے تھا۔ اقدام قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا

معلوم ہوتا ہے۔ امام مہدی کے متعلق حقیقت ناشناس مسلمانوں میں جو غلط روایات مشہور ہیں۔ اور جن کی بنا پر وہ ایسے "خونی مہدی" کے منتظر ہیں۔ جو ان کے خیال میں ہر اس شخص پر تلوار چلائیگا۔ جو اس کا مخالف ہوگا۔ ان کی بنا پر دہلی کے "مدعی مہدویت" نے یہ مجنونانہ مظاہرہ کیا۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہوگا۔ وہ تو ظاہر ہو ہی جائیگا۔ لیکن وہ لوگ جو "خونی مہدی" کے منتظر ہیں۔ وہ کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ ایک شخص امام مہدی ہونے کا مدعی ہے۔ خنجر چلانے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اقدام قتل کی پوری کوشش کرتا ہے۔ پھر کیوں اسے قبول نہیں کر لیا جاتا ؛

# جماعت احمدیہ کا ۱۹۳۴ء کا خاص پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام بیان فرمایا۔ ذیل میں اس خطبہ کا خلاصہ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس پروگرام کو پیش نظر رکھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حضور نے تبلیغ احمدیت کے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

## تین سو سال میں ساری دنیا کو احمدی بنانا ہمارا فرض ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال میں سب لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ اور نہ ہونے والے ان کے توابع ہوں گے۔ اس تین سو سال میں سے ۴۵ سال گزر چکے۔ ۱۸۹۰ء یا ۱۸۸۹ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی ہے۔ اور ۱۲+۳۴ = ۴۶ سال ہوتے ہیں۔ اور اگر دعوے کو لیا جائے۔ تو ۴۳ سال ختم ہو گئے۔ اگر بیعت کو لیا جائے تو یہ سال گویا ہمارے لئے کام کرنے کے اب صرف ۲۵۵ سال باقی رہ گئے ۔۔۔

۔۔۔ جماعت کا اندازہ دس بارہ لاکھ کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کم ہو یا زیادہ لیکن اگر دس ہزار بھی سال میں احمدی ہونے والے سمجھ لئے جائیں۔ تو دس سال میں ایک لاکھ ہوں گے۔ اور اڑھائی سو سال میں افزائش نسل کے ذریعہ اضافہ کو مدنظر رکھ کر بھی پچاس ساٹھ لاکھ ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی ترقی نہیں۔ ہم نے تین سو سال میں ساری دنیا کو احمدی بنانا ہے۔ بادشاہ رعایا۔ پارلیمنٹیں اور ان کے ممبر۔ کالے گورے سب ہمارے قبضہ میں آنے والے ہیں۔ اور باقی رہنے والے خرخانہ بدوش لوگوں کی حیثیت میں ہوں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس منزل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کس قدر محنت کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اس حد تک کوشش نہیں کی۔ جس حد تک کی جانی ضروری ہے۔"

## جماعت قادیان اور فرض تبلیغ

"تبلیغ کا کام نہایت اہم ہے۔ خصوصاً قادیان کی جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ابھی تک قادیان میں ہزار کے قریب غیر احمدی موجود ہیں حالانکہ اگر ایک بھی ہو۔ تو ہمیں تردد ہونا چاہیئے۔ ان کے علاوہ پچھ صدر کے قریب ہندو اور سکھ ہیں۔ قلوب کی فتح استقلال سے ہوا کرتی ہے۔"

## لوکل کمیٹی کا کام

"لوکل کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ ہر محلہ سے ایسے لوگ مقرر کردے۔ جو ان (احراریوں) سے ملیں۔ ان کی دعوتیں کریں قلوب کو انہی ذرائع سے فتح کرو۔ جو خدا نے بتائے ہیں۔ اور اس تلوار سے دشمن کو فتح کرو۔ جو براہین۔ دلیل۔ نیکی صداقت اور راستبازی و خوش اخلاقی کی تلوار ہے۔"

## قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھاؤ

"اس سال کا پروگرام میں یہی تجویز کرتا ہوں۔ کہ تبلیغ کے علاوہ قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھاؤ۔ دوست ماریں کھائیں گالیاں کھائیں مگر صبر کریں۔ کوئی مسیحیت ایسی نہیں۔ جو اس کے بغیر پھیلی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ بھی مسیح تھے حضرت مسیح ناصری اور مسیح محمدی اور بھی خدا جانے کتنے مسیح گزرے ہیں۔ مگر سب جمالی رنگ میں تھے۔ دعاؤں کے ساتھ مخالفوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ تلوار سے نہیں۔ ماریں کھا کر جیتے۔ اور یہی ہمارے متعلق ہو گا۔ جو اس کے لئے تیار ہے وہی اسلام کی فتح کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اتنی ماریں کھاؤ اور اتنی گالیاں سنو۔ کہ دنیا مان جائے۔ کہ روئے زمین پر اتنی ماریں اور گالیاں کھانے والی کوئی دوسری قوم نہیں پھر خود بخود لوگ ہدایت کی طرف آجائیں گے۔ اور ان کے قلوب فتح ہو جائیں گے۔"

## ہیڈ ماسٹروں کا فرض

"ہیڈ ماسٹروں کا فرض ہے کہ اپنے طالب علموں کے قلوب میں یہ بات پیدا کریں۔ پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعت میں اور ناظر تمام جماعت میں یہ جذبہ پیدا کریں۔" اگر ہم اپنے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا کریں۔ عادل بنیں ظالم بننے کی بجائے مظلوم بنیں۔ تو خدا تعالےٰ کی نصرت ہمارے لئے ہو گی جب ہم سو رہے ہونگے فرشتے ہمارے لئے لڑیں گے۔ ہم اگر لڑیں بھی تو بادشاہ لڑ سکتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں اپنے کو سونپ دیں تو فرشتے ہماری طرف سے ہماری غفلت کے وقت بھی لڑینگے اور اگر خدا کا یہی منشا ہوا۔ کہ ہم مارے جائیں۔ تو مارے جاؤ۔ خصوصاً قادیان کے لوگوں کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اور یہاں کے درس دینے والوں اماموں پریذیڈنٹ اور دوسرے لوکل عہدیداروں اور تعلیمی محکموں کے افسروں اور ناظروں کا

# سماٹرا میں قابل رشک اخلاص رکھنے والے احمدی

## احمدیت کی خاطر ہر قسم کی تکالیف بخوشی برداشت کیجا رہی ہیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون ہند میں احمدیت قبول کرنے والی سعید روحیں اپنے اخلاص و ایثار کا جو نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا وہ بھی ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ ذیل میں سماٹرا کے ایک شہر لہوک سوکون کے ایک مخلص بھائی کے خط کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے اپنی تکالیف و مشکلات کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ اور جس میں ذکر کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ ہر قسم کی تکالیف بخوشی برداشت کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار محمد علی مدرس پنگت آرہ جنگوک لہوک سوکون سکرٹری جماعت احمدیہ لہوک سوکون

حضور کی خدمت شریف میں عرض کرتا ہے۔ کہ جب سے بندہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لایا ہے۔ ہر طرح کی تکالیف اور مصائب بندہ کو اور دوسرے احباب کو پہنچ رہی ہیں۔ ہمارے وہ مخالف علماء جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہمیں اس قدر تنگ کرتے ہیں۔ اور ایذائیں اور تکالیف دیتے ہیں۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام مصائب کو برداشت کرتا رہا۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی برداشت اور مقابلہ کرتا رہوں گا۔ خواہ اپنی جان ہی دیدینی پڑے لہوک سوکون کے حاکم نے مجھے بلا کر کہا۔ کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو ورنہ ملازمت سے معزول کئے جاؤ گے۔ یہ سنکر اسی وقت میں نے بغیر تردد کے جواب دیا۔ کہ اگر آپ مجھے ملازمت سے معزول کرنا چاہتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ میں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ تو بیشک خوشی سے کردیں۔ مجھے منظور ہے۔ لیکن اس صداقت کو چھوڑنا جو خدا کے فضل سے مجھے حاصل ہوئی ہے۔ ممکن نہیں۔ چنانچہ مجھے ملازمت سے معزول کر دیا گیا ہے۔

ملازمت سے معزول ہونے کے بعد مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ میرے علاوہ ایک بیوی اور دو بچے اور ایک بھائی جنکا گزارہ میرے ذمہ ہے۔ سب پریشان ہیں۔ تاہم میرے لئے موت بہتر ہے۔ اس سے کہ میں احمدیت کو چھوڑوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ احمدیت سے اچھی چیز دنیا میں کوئی نہیں

میں نہایت ادب سے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے تمام مشکلات سے بچا کر میرا ایمان مضبوط

اسلام پر اعتراضات کے جواب

# اسلام اور ویدک دھرم میں عورت کا درجہ

"آریہ مسافر" ۲۰ ستمبر نے اسلام میں عورت کے درجہ پر بحث کی ہے جو معاصر "فاروق" کے کسی پرانے مضمون "ویدک دھرم میں عورت کا درجہ" کے جواب میں معلوم آتی ہے لیکن بجائے اس کے کہ ویدک دھرم میں عورت کے درجہ کی وضاحت کیجاتی اور معاصر "فاروق" کے پیشکردہ ویدک دھرم کے احکام کا جواب دیا جاتا۔ اسلام پر بے معنی اعتراضات کئے گئے ہیں۔

## ایک ضمنی بات

ان اعتراضات کا جواب دینے سے پہلے ایک ضمنی بات کا پیش کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ "آریہ مسافر" لکھتا ہے "احمدی فرمانہ تو ایک لفظ ہندی کا اور نہ سنسکرت کا جانتا ہے۔ مگر اعتراض ویدک دھرم پر کرنے کے لئے دوڑتا ہے۔ اس نے اپنی کم علمی کی وجہ سے جو اعتراضات اس مضمون میں کئے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہیں"۔

مطلب یہ کہ جو شخص ہندی اور سنسکرت نہ جانتا ہو۔ اسے ویدک دھرم پر اعتراضات کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اور اگر وہ اعتراض کرے۔ تو وہ غلط ہوں گے۔ لیکن کیا ؒ ممدوح ذرا ازش بتائے گا۔ کہ جو شخص عربی اور فارسی کا ایک لفظ بھی نہ جاننے کے باوجود اسلام پر اعتراض کرے۔ اس کے متعلق وہ کیا کہیگا اگر "آریہ مسافر" کے پیشکردہ اصل کی بناء پر "احمدی شرما" ویدک دھرم پر اعتراضات کرنے میں حق بجانب نہیں قرار دیئے جاسکتے تو پنڈت دیانند جی کو اسلام پر اعتراض کرنے کا کیا حق تھا۔ جبکہ وہ نہ صرف عربی اور فارسی کا ایک لفظ نہ جانتے تھے بلکہ اردو سے بھی بے بہرہ تھے۔

## عورت کو کھیت سے تشبیہ

"آریہ مسافر" نے بہت بڑا اعتراض یہ کیا ہے۔ "اللہ تعالےٰ نے اسلام میں عورت کو جو درجہ عطا کیا ہے۔ وہ بہت ناقص ہے مثال کے طور پر قرآن شریف میں عورتوں کو مردوں کی ملکیت ظاہر کیا گیا ہے۔ (ترجمہ) عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ جاؤ ان کے پاس جس وقت اور جس طرف سے چاہو"۔

قطع نظر اس کے کہ جو ترجمہ قرآن کریم کی آیت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم کا پیش کیا گیا ہے جو آرین جہالت کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ عورت کو کھیت سے تشبیہ دینے میں اس کا درجہ ناقص کیوں ہو گیا۔ کیا کھیت کو دنیا میں ذلیل اور حقیر چیز سمجھا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو عورت کو اس مناسبت سے کہ اس سے اولاد پیدا ہوتی ہے کھانے پینے کی چیزیں پیدا کرنے والے کھیت سے تشبیہ دینا اس کے درجہ کو گھٹانا نہیں بلکہ بہت اہم قرار دینا ہے۔

اسلامی تعلیم سے "آریہ مسافر" کا ناواقف ہونا تو ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے اپنے دھرم کے متعلق بھی اس کی جہالت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ مثلاً جس بات پر اس نے اعتراض کیا ہے۔ اور جسے اسلام میں عورت کے درجہ کو ناقص ثابت کرنے کے لئے اس نے پیش کیا ہے۔ وہ بعینہٖ اسی رنگ میں ویدک دھرم کے مہرشی دیانند جی بیان کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی یا برے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوا اور کہیں بیج نہیں بوتے۔ جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے۔ تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو برے کھیت میں کھوتا ہے۔ وہ بھاری بیوقوف کہلاتا ہے کیونکہ اس کا پھل سب کو نہیں ملتا۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۶)

پھر اور دیکھئے ہندو دھرم کا سب سے بڑا مقنن منوجی جن کی کاسہ لیسی دیانند جی نے کی ہے۔ عورت کو کھیت سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"جس طرح گھوڑا اونٹ لونڈی بھینس۔ بکری۔ بھیڑ انہوں میں بچہ پیدا کرنے والے کا مالک بچہ کو نہیں پاتا۔ اسی طرح دوسرے کی عورت میں تخم ڈالنے والا اولاد کو نہیں پاتا۔ دوسرے کے کھیت میں تخم ڈالنے والا اس تخم کے ثمر کو کبھی نہیں پاتا۔ دوسرے کی گئووں میں دوسرے کا بیل بچھڑا پیدا کرے۔ تو گئو کا مالک ان بچھڑوں کو پاتا ہے۔ اور بیل کا نطفہ بے فائدہ جاتا ہے اسی طرح دوسرے کے کھیت میں بیج بونے والا کھیت والے کا مطلب کرتا ہے۔ آپ پھل کو نہیں پاتا ہے۔"

(منو ادھیائے ۹ شلوک ۴۸ تا ۵۱)

پس جو بات ویدک دھرم میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس پر اعتراض کرنے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو "آریہ مسافر" کو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں۔ یا اس نے دیدہ دانستہ اس خیال سے اعتراض کر دیا۔ کہ ویدک دھرم کی اندرونی چھان بین کون کرتا پھرے گا۔ دونوں حالتوں میں اس کی حرکت قابل شرم ہے۔

## بدکاری کی سزا

"آریہ مسافر" نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ "آپ کا خدا قرآن شریف میں آپ کو تعلیم دیتا ہے کہ اگر کوئی عورت بدکاری کرے۔ تو اسے خوب پیٹو۔ اور گھر میں قید رکھو جتنی کہ وہ مر جائے۔ یہاں تو بڑے افسوس کا مقام ہے کہ اگر عورت بدکاری کرے۔ تو اس کو مرد مارے لیکن اگر خاوند بدکاری کرے۔ تو اس کو عورت کیوں نہ جوتی لگائے۔ اور تا حیات قید رکھے۔ کیا اب بھی آپ نہ مانیں گے۔ کہ عورت کو اسلام میں غلاموں کی طرح مانا گیا ہے"۔

کوئی شریف اور باغیرت انسان بدکار عورت کو اس کی بدکاری کی پاداش میں سزا دینے کے خلاف کسی رنگ میں اعتراض نہیں کرسکتا۔ لیکن "آریہ مسافر" کے مہاشہ جی ہیں۔ کہ اس کے متعلق بڑے افسوس کا اظہار کر رہے اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلام نے بدکار عورت کو سزا دینے کا حکم دے کر اسے غلاموں کی طرح مانا ہے۔ ان حالات میں کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آریہ صاحبان بدکار عورتوں کو کسی قسم کی سرزنش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور بدکاری کو روکنے کے لئے کسی رنگ میں سزا دینے کے حق میں ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو خیر لیکن اگر کوئی باغیرت آریہ یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ کوئی آریہ عورت کھلے بندوں بدکاری کرتی پھرے۔ اور ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اسے سرزنش کی جائے۔ تو پھر اسلام نے یہ حکم دے کر کونسا ظلم کر دیا۔ کہ بدکار عورت کو گھر میں بند رکھا جائے۔ اور اسے سزا دی جائے۔ قرآن کریم کی جس آیت کی طرف "آریہ مسافر" نے اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ والتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفٰھن الموت او یجعل اللہ لھن سبیلا۔ والذان یاتیٰنھا منکم فاٰذوھما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنھما ان اللہ کان توابا رحیما۔ یعنے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں۔ تو ان پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پس اگر وہ گواہ ان کی بدکاری کی تصدیق کریں تو سزا کے طور پر ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے۔ یا اللہ ان کے لئے کوئی اور رستہ نکال دے۔ یعنی ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور جو مرد تم میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں۔ ان کو بھی سزا دو۔ پھر اگر توبہ کریں۔ اور اپنی حالت کی اصلاح کر لیں۔ تو ان سے زیادہ تعرض نہ کرو کیونکہ اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

## بدکار مرد کو سزا

"آریہ مسافر" کو اعتراض تھا۔ کہ عورت کی بدکاری پر تو سزا رکھی

گئی ہے۔ مگر عورت کو یہ حق نہیں دیا گیا۔ کہ مرد کے بدکار ہونے کی صورت میں اسے سزا دے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سزا دونوں کے لئے مقرر ہے۔ جیسا کہ آیت مندرجہ بالا سے ثابت ہے۔ اور سورۂ نور میں آتا ہے۔ الزانية والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائة جلدة کہ بدکار عورت اور بدکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو۔ پس اسلام میں عورت کی بدکاری پر بھی سزا کا حکم ہے اور مرد کی بدکاری پر بھی

باقی رہا بدکار مرد کی سزا کا اختیار عورت کو دینا۔ سو نہ مرد کو یہ اختیار ہے۔ کہ بدکار عورت کو خود بخود شرعی سزا دے اور نہ عورت کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ مرد کی بدکاری کی صورت میں وہ اسے سزا دے۔ سزا دینا دونوں صورتوں میں حکومت کا کام ہے۔ وہی اس بارے میں فیصلہ کر سکتی۔ اور سزا دے سکتی ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا حق دینا موجب فساد ہے۔ اور اس سے بدامنی پیدا ہوتی ہے پس اسلام نے جو سزائیں مقرر کی ہیں۔ ان کے نفاذ کا اختیار حکومت کو دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ معاملہ کی تحقیقات کے بعد جو سزا مناسب سمجھے دے

## اسلام کی انصاف پسندی

اسلام نے جہاں زانی اور زانیہ کے لئے سخت سزا کا حکم دیا ہے۔ وہاں اس بارے میں پوری طرح تحقیقات کرنے کا بھی ارشاد فرمایا ہے اور کم از کم چار گواہوں کی چشم دید گواہی ضروری رکھی ہے۔ ورنہ الزام لگانے والے کو قابل سزا قرار دیا ہے پس بدکار عورتوں کے متعلق سزا کا حکم دینے سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ "عورت کو اسلام میں غلاموں کی طرح مانا گیا ہے۔" بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے عورت کی عصمت کی حفاظت ضروری قرار دی ہے۔

## عورتوں کا تبادلہ

"آریہ مسافر" نے ایک اور اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ "اسلام میں تو عورتوں کی تبدیلی کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ مثلاً لکھا ہے۔ اگر چاہو بدلنا ایک جورو کی جگہ ایک جورو کے اور دیا ہے تم نے ایک کو ان میں سے قرآن۔ پس مت لو اس میں سے کچھ دوستو ذرا غور سے قرآن شریف کو پڑھو۔ دیکھو تمہارا خدا عورتوں کے بدلے سٹے کی بھی آگیا دیتا ہے۔" قرآن کریم کی آیت جس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ ہے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا یعنے اگر تمہارا ارادہ ایک بیوی کو بدل کر اس کی جگہ دوسری لانے کا ہو۔ تو گو تم نے پہلی عورت کو ڈھیروں مال دیا ہو۔ اس سے واپس نہ لو۔ الفاظ واضح ہیں۔ حکم یہ دیا گیا ہے کہ ایک مرد اگر اپنی بیوی کو جائز وجوہ کی بناء پر علیحدہ کر کے اس کی جگہ دوسری عورت کو شادی کر کے لانا چاہے۔ تو اسے یہ حق نہیں۔ کہ پہلی بیوی کے پاس اس کا جو کچھ دیا ہوا مال ہو اس میں سے کوئی چیز واپس لے۔ اسے "عورتوں کا سٹہ" قرار دینا "آریہ مسافر" کی مہاجنی ذہنیت اور دیانندی تہذیب کا ہی کرشمہ کہا جا سکتا ہے۔ اسلام نے ناموافق حالات میں عورت مرد کے علیحدہ ہو جانے اور شادی بیاہ کے متعلق تفصیلی احکام کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ مخالفین نے ان کے خلاف اعتراضات کرنے میں عمریں صرف کر دی ہیں۔ اور اپنا سارا زور لگا چکے ہیں۔ مگر آج تک "عورتوں کا سٹہ" قرآن یا حدیث میں کسی کو نظر نہ آیا۔ اور نہ کسی نے یہ کہا۔ کہ قرآن میں ایک عورت دے کر دوسری لینا جائز دکھایا گیا ہے۔ کہ اب آریہ معترض کو یہ بات سوجھی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جہالت اور اس کے ساتھ شرارت کا جو مادہ آریوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ کسی اور میں کم ہی ہو گا۔ اس لئے آریہ جہالت اور شرارت کے انتہا کو پہنچ کر ایسی ایسی باتیں بے دریغ کہہ دیتے ہیں جنہیں معمولی انسانی عقل و سمجھ بھی دھکے دیتی ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ایک چیز کو ترک کر کے اس کی بجائے دوسری اختیار کرنا بھی بدلنا کہلاتا ہے ہمارے ایک دوست کی ٹوپی سخت میلی اور کہنہ ہو چکی ہے۔ ہم آئے کہتے ہیں۔ بندۂ خدا اب تو اسے بدل ڈالو۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ کسی کو یہ دے کر اس کی نئی ٹوپی لے لو۔ نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ نئی ٹوپی خرید لو۔ اور اس کا استعمال چھوڑ دو۔ یا جب کوئی آریہ مہاشہ یہ کہے۔ کہ میں نے آج کپڑے بدلے ہیں۔ تو کیا اس کا یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنے کپڑے کسی کو پہنا دیئے۔ اور اس کے خود پہن لئے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر استبدال زوج کے متعلق کیوں ٹیڑھی راہ اختیار کی جاتی ہے اور عرف عام میں اس کا جو مطلب ہے۔ اس سے گریز کیا جاتا ہے۔

## اسلام میں عورت کی حیثیت

پس "آریہ مسافر" کا یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ کہ اسلام نے عورت کو جو درجہ دیا ہے۔ وہ بہت ناقص ہے۔ اور کہ قرآن میں عورتوں کو مردوں کی غلام ظاہر کیا گیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس نے عورت کو اس کے اصل حقوق دیئے۔ اور روحانی مدارج میں مرد کے برابر قرار دیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنة ولا یظلمون نقیرا۔ (پ ۵ سورۂ نساء) جو نیک اعمال کریں خواہ مرد ہو یا عورت جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ پھر فرمایا۔ ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون (پ ۲۵ سورۂ زخرف) یعنی تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر فرمایا جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من اباءھم وازواجھم وذریاتھم ہمیشہ اقامت کی جنتیں جن میں وہ اور ان کے صالح باپ اور بیویاں اور ذریت داخل ہوگی یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ عورتوں کے نیک اعمال کے درجات بھی ویسے ہی ملیں گے جیسے مردوں کے

## عورت سے حسن معاشرت کا حکم

پھر بار بار حکم دیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ انہیں کسی طرح تنگ نہ کریں۔ ان کے بھی ویسے حقوق ہیں۔ جیسے مردوں کے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (پ ۲ سورۂ بقرہ) یعنے خاوندوں پر بیویوں کے پسندیدہ حقوق بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے بیویوں پر خاوندوں کے ہیں۔ پھر فرمایا وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ (پ ۴ سورۂ نساء) عورتوں سے پسندیدہ معاشرت رکھو۔ خواہ تمہیں ان کی کوئی بات ناپسند ہی ہو کیونکہ ہو سکتا ہے۔ تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ مگر اللہ نے اسے تمہارے لئے موجب خیر بنایا ہو۔ پھر فرمایا۔ لا تمسکوھن ضرارا (پ ۲ سورۂ بقرہ) یعنے انہیں تنگ کرنے کے لئے گھروں میں روک کر نہ رکھو۔ ولا تضاروھن (پ ۲۸ طلاق) ان کو تکلیف مت دو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے۔

## ویدک دھرم اور عورت

باوجود اس تعلیم کے جو کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ "عورت کو اسلام میں غلاموں کی طرح مانا گیا ہے۔" تو وہ اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور جب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ "ویدک دھرم ہرگز ہرگز عورت کا درجہ مرد سے کم نہیں بتلاتا۔ بلکہ ویدک دھرم میں تو عورت کو واجب الاحترام اور گھر کی مالکہ اور مرد کے سر کی تاج بنایا ہے" تو ایسا دعوےٰ کرتا ہے جس کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اس کے متعلق تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ اس لئے ایک دو ہی حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہندو دھرم کے مقنن اعظم یعنی منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ "بدفعلی کرنا عورتوں کی عادت ہے۔ یہ وید میں لکھا ہے" باب ۹ شلوک ۱۹ اسی باب کا اٹھارواں منتر اس طرح ہے۔ کہ "اہل مطلب سفر کرنے سے پہلے عورت کے کھانے پینے کا بندوبست کر دے۔ تب پردیس کو جائے۔ کیونکہ بھوک کی شدت سے حیادار عورت بھی دوسرے مرد کی خواہش کرے گی۔ باب ۹ شلوک ۲ میں آیا ہے

مذاہب غیر

# راجسو یگ کی تفاصیل

## یگ میں شامل ہونیوالے

کرشن جی کے ہاتھوں جراسندہ کی ہلاکت۔ یدھشٹر کے دربار میں واپسی اور راجسویگ کی تیاریوں کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ یہ یگ ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔ اور مہا بھارت میں اس کی تفاصیل دی گئی ہیں۔ جو بوجہ دلچسپ ہونے کے اس قابل ہیں۔ کہ مختصر طور پر درج کر دی جائیں اس میں شامل ہونے والے راجوں۔ مہاراجوں کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً سارے ہندوستان کے فرمانروا موجود تھے۔ جنوب کے دراوڑ راجے۔ شمال سے راجہ کشمیر۔ مشرق سے مہاراجگان بنگال اور مغرب کی طرف سے مالوہ کے مہاراجے پوری شان و شوکت کے ساتھ اس میں شریک ہوئے۔ یدھشٹر کے تمام بھائی بندوں کو مختلف فرائض سونپے گئے۔ کرشن جی نے اپنے ذمہ یہ ڈیوٹی لی۔ کہ جو برہمن یگ شالا میں یگ کرنے کے لئے جائیں۔ ان کے پاؤں دھوئیں اور یگ شالا پر پہرہ دیں۔

## نذر پیش کرنے کی رسم

اس زمانہ کے ہندوؤں میں یہ دستور تھا۔ کہ ہر ایک مذہبی رسم شروع کرنے سے پہلے اس تقریب کا اہتمام کرنے والا اتمام واجب الاحترام حاضرین کو نذریں پیش کرتا تھا۔ جسے "ارگھہ" کہا جاتا تھا۔ اور جو برادہ صندل۔ پھول۔ سبزہ وغیرہ اشیاء سے مرکب ہوتی تھی۔ جب انتظامات مکمل ہو گئے۔ اور یگ کے افتتاح کا موقعہ آیا۔ تو بھیشم نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اب نذریں پیش کرنے کا وقت ہے۔ اس لئے تمہیں واجب ہے کہ سب حاضرین کو ان کے مراتب اور درجات کے لحاظ سے نذریں پیش کرو۔ چھ قسم کے اشخاص تمہاری اس تعظیم کے مستحق ہیں۔ اول گورو۔ دوم پنڈت۔ تیسرے سمبندھی چوتھے سناتک برہمن۔ پنجم دوست اور ششم راجگان۔ اس لئے اٹھو اور جو شخص تمہاری نظر میں اس سارے مجمع میں بلند درجہ رکھتا ہے۔ اسے پہلے نذر پیش کرو۔

## کرشن جی کے نام قرعہ

ایسے مجمع میں جس میں ہر شامل ہونیوالا ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ اور جس میں تمام ملک کے فرمانروا جمع تھے۔ کسی ایک کو دوسروں پر مقدم کرنا آسان کام نہ تھا۔ یدھشٹر حیران تھا۔ کہ کسے مقدم کرے اور کسے مؤخر۔ آخر کوئی فیصلہ نہ کر سکنے کی وجہ سے اس نے بھیشم سے کہا کہ تم ہی اس بات کا فیصلہ کر دو۔ کہ میں سب سے پہلے کس کو نذر پیش کروں۔ اس پر بھیشم نے کہا۔ کہ اس تمام مجلس میں کرشن آفتاب کی طرح ممتاز نظر آتا ہے۔ اور وہی اس عزت افزائی کا مستحق ہے۔ پس اٹھ اور سب سے پہلے اسے نذر پیش کر۔ یدھشٹر نے اس فیصلہ پر صاد کیا۔ اور کرشن جی کے حامیوں نے اس فیصلے کی داد دی۔

## مخالفانہ شور و شر

لیکن جہاں ایک حلقہ سے اس کی تائید کی گئی۔ اور اسے بہت پسند کیا گیا۔ وہاں دوسری طرف جوش رقابت اور حسد کی وجہ سے اس کے خلاف سخت احتجاج بھی کیا گیا۔ اور اس کی مذمت کے طور پر شور برپا کر دیا گیا۔ چیدی کا راجا ششوپال ضبط نہ کر سکا۔ اور اس فیصلہ کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کرشن جی کی مذمت کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ اس فیصلہ سے تمام حاضرین مجلس کی شدید ترین توہین ہوئی ہے۔ کرشن نہ تو کسی ریاست کا رئیس ہے۔ نہ ہی دولت و مال میں ہم سے بڑھا ہوا ہے۔ عمر میں بھی چھوٹا ہے۔ علمی میدان میں اس سے سبقت لے جانے والے کئی لوگ یہاں موجود ہیں۔ پھر اس مجلس میں کئی ایسے لوگ ہیں جو قوت جسمانی میں اس سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس غیر معمولی عزت افزائی کے لئے صاحبان کمال کی موجودگی میں اسے چنا گیا۔ اس نے کہا کرشن کے والد واسدیو اور اس کے خاندان کے دوسرے بزرگ یہاں موجود ہیں۔ مہاودوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے شیر مرد اور پہلوان بھی ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کا سکہ ایک وسیع علاقہ پر چل رہا ہے۔ کرشن ان تمام اوصاف سے بے بہرہ ہے۔ پھر اس نے ناجائز طریق پر جراسندہ کو ہلاک کر کے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ کوئی نیک نفس انسان یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ اس قدر چیدہ مجلس میں سے اسے ایک غیر معمولی عزت افزائی کے لئے چن لیا جائے۔ افسوس ہے بھیشم پر کہ اس نے مذہبی آدمی ہو کر اس قدر جانب داری کا ثبوت دیا۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس یدھشٹر پر ہے۔ جس نے دھرم مجسم ہونے کا مدعی ہو کر اس قدر جنبہ دارانہ فیصلہ کو تسلیم کر لیا۔ اور تف ہے کرشن پر جس نے اس پیشکش کو منظور کر لیا۔

## مصالحانہ کوششوں میں ناکامی

یہ کہتا ہوا۔ وہ اپنے حامیوں سمیت ہال سے باہر نکل گیا۔ یدھشٹر اسے منانے کے لئے گیا۔ اور کہا کہ جب بڑے بڑے عمر رسیدہ اور بزرگ لوگ اس مجلس میں موجود ہیں اور انہیں اس فیصلہ پر کوئی اعتراض نہیں۔ تو تمہاری اس برہمی کے کیا معنے ہیں۔ کرشن سب خوبیوں کا جامع ہے۔ فی زمانہ کیا بلحاظ علم و فضل اور کیا بلحاظ شجاعت اس کا کوئی ثانی نہیں لیکن ششوپال اپنے خیال پر مصر رہا۔ اور برابر کرشن جی کی مخالفت کرتا رہا۔ اس پر یدھشٹر کے بھائی سہدیو نے کہا کہ جو شخص کرشن جی کی اس عزت افزائی کی وجہ سے آتش حسد میں جل رہا ہے۔ اور نہیں برداشت کر سکتا۔ کہ سب سے پہلے انہیں تعظیم ادا کی جائے۔ اس کے سر پر میرا پاؤں ہے اگر اس کے اندر ہمت ہے تو میدان میں نکل کر مجھ سے مقابلہ کرے۔ اور ثابت کرے کہ وہ اپنی شجاعت اور جوانمردی کی وجہ سے اس امر کا مستحق ہے۔ کہ کرشن جی کو اس منصب کا نا اہل قرار دے۔ ورنہ کسی کو کوئی حق نہیں۔ کہ اس فیصلے پر اعتراض کرے اور سب کا اخلاقی فرض ہے کہ اسے تسلیم کریں اس پر کوئی میدان میں نہ آیا۔ اور یدھشٹر نے اٹھ کر کرشن جی کی خدمت میں نذر گزرانی۔

## مجلس میں انتشار

یہ دیکھ کر ششوپال جو کرشن جی کا خالہ زاد بھائی بھی تھا آپے سے باہر ہو گیا۔ اور غصہ سے لال پیلا ہو کر کرشن جی اور بھیشم کو برا بھلا کہنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہنگامہ بپا ہو گیا۔ دوسری طرف سے بھی جواب میں سخت کلامی اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جانے لگا۔ یدھشٹر یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا فریقین کی خوشامد درآمد کر کے اس شور و شر کو فرو کرنے کی کوشش میں تھا۔ مگر ششوپال اور اس کے حمایتی کسی طرح چپ ہونے میں نہ آتے تھے۔

## ششوپال کا قتل

جب بھیشم نے دیکھا۔ کہ وہ کسی طرح مانتے ہی نہیں۔ تو اس نے للکار کر کہا۔ کہ اگر کسی کو کرشن جی کی برتری اور فوقیت پر اعتراض ہے۔ تو اس کے فیصلہ کا آسان طریق یہ ہے کہ معترض ان کو جنگ کا چیلنج دیدے۔ ششوپال جو پہلے ہی آگ بگولا ہو رہا تھا۔ مقابلہ پر آمادہ ہو گیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اگر کرشن میں کوئی دم خم ہے۔ تو میرے مقابلہ پر میدان میں نکلے۔ کرشن جی جو اس وقت تک خاموش بیٹھے تھے۔ اس چیلنج کو سن کر اٹھے اور آمادگی کا اعلان کر دیا۔ اور اس طرح میدان بزم و طرب نے میدان کارزار کی صورت اختیار کر لی۔ فریقین کے حامی علیحدہ علیحدہ صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور دونو نبرد آزما میدان میں اتر آئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں کرشن جی نے اپنے حریف کو مار کر گرا دیا۔ جس پر ان کی جے کے نعرے بلند کئے گئے۔ یدھشٹر نے ششپال کی آخری مراسم ادا کیں۔ اور اس کے بیٹے کو اس کا جانشین مقرر کر دیا۔ اس کے بعد دیگر رسوم سرانجام پائیں۔ چند

# فوجی ملازمت کرنیوالے مسلمان نوجوانوں کیلئے موقع

## رائل انڈین نیوی کے لئے بھرتی

مذکورہ بالا محکمہ میں بھرتی کے لئے ایک ریکروٹنگ آفیسر دورہ کرنے کے لئے اکتوبر میں روانہ ہوں گے۔ پانچ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۷ ؍ کو بروز اتوار راولپنڈی پہنچیں گے ۸ ؍ اکتوبر کو وہیں رہیں گے۔ اور بھرتی کرینگے۔ ۹ ؍ کو راولپنڈی سے صبح ۷ بجے روانہ ہو کر ۱۰ بجے شادی خاں پہنچیں گے۔ وہاں بھرتی کرینگے اور ۲½ بجے وہاں سے روانہ ہو کر پانچ بجے شام فتح جنگ پہنچ جائیں گے۔ رات وہاں ٹھہریں گے۔ ۱۰ کو صبح ۱۰ بجے روانہ ہو کر ایک بجے پنڈی گھیپ پہنچ کر رات وہاں قیام کریں گے ۱۱ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۱۲ کو صبح ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہو کر ۲ بجے مری پہنچ جائیں گے۔ ۱۳ ؍ ۱۴ وہیں بھرتی کریں گے۔ ۱۵ کو صبح ۱۰ بجے وہاں سے چلکر ۲ بجے گوجر خاں پہنچ جائینگے جہاں رات ٹھہریں گے۔ اور سولہ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۱۷ کو گوجر خاں سے روانہ ہو کر تلہ گنگ دو بجے پہنچیں گے۔ رات وہاں ٹھہر کر ۱۸ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۱۹ کو ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہو کر ایک بجے چوہا سیدن شاہ پہنچ جائیں گے۔ رات وہاں رہ کر ۲۰ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۱ کو بھی وہیں رہیں گے۔ ۲۲ کو صبح ۸ بجے وہاں سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے چکوال پہنچ کر وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۳ کو ۱۰ بجے چکوال سے چلکر ۴ بجے شام جہلم پہنچیں گے۔ رات وہاں رہ کر ۲۴ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۵ کو جہلم ٹھہریں گے۔ جہاں تمام رنگروٹ پہنچ جائیں۔ ۲۶ ؍ کو ۱ بجکر ۵۲ منٹ پر جہلم سے روانہ ہو کر ۲۹ کو صبح ۷ بجے بمبئی پہنچ جائیں گے اس بات کو نوٹ کر لیا جائے۔ کہ فتح جنگ میں بھرتی نہیں ہوگی صرف قیام ہوگا۔ آمدو روانگی کے اوقات تخمیناً لگائے گئے ہیں اس محکمہ میں بھرتی کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

(۱) امیدوار ۱۴ سال سے کم اور ۱۸ سال سے زیادہ عمر کا نہ ہو

(۲) قد کم از کم ۵ فٹ ۱ انچ ہو۔

(۳) جسمانی صحت اچھی ہو۔ نظر اور شنوائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

(۴) امیدوار مسلمان ہو۔ اور اس قوم سے تعلق رکھتا ہو جو فوج میں بھرتی کی جاتی ہے۔

(۵) امیدوار کے والدین یا سرپرست رضامند ہوں۔ اور بوقت بھرتی حاضر ہوں

(۶) امیدوار کسی ضلع کا ہو۔ سوائے ضلع ہزارہ کے۔ اسے اپنی نزدیک کی بھرتی والی جگہ پر وقت مقررہ پر حاضر ہونا چاہئیے بھرتی نہ ہو سکنے پر کوئی کرایہ وغیرہ کسی امیدوار کو نہیں دیا جائیگا

(۷) امیدوار کم سے کم لوئر مڈل پاس ہو۔ اس سے زیادہ جتنی تعلیم ہو۔ اچھی ہے۔

(۸) امیدوار کو ۱۲ سال کے لئے اقرارنامہ دینا ہوگا

(۹) امیدوار کو شروع میں پندرہ روپے تنخواہ اور راشن وردی بستره کھانے کے برتن۔ نیز ہر ضروری سامان سرکاری مفت ملے گا۔ عرصہ ۶ ماہ کے بعد ہوشیار لڑکوں کا انتخاب ہوگا۔ اور کچھ امتحان بھی۔ جس میں کامیاب ہونے والے امیدوار وائرلیس ٹیلیگرافی کے لئے چنے جائیں گے۔ یا ڈسٹرکٹ پنجاب سے وائرلیس کے واسطے امیدوار بوقت بھرتی چنے جائیں گے

بھرتی ہونے والے بہت جلد اپنی درخواستیں ناظر امور عامہ قادیان کے نام ارسال کر دیں۔

# زمیندار جماعتوں میں بیداری

جماعت احمدیہ کلانور ضلع گورداسپور کے سیکرٹری جناب مرزا مبارک بیگ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جماعت کلانور کے حسب ذیل ممبران خاص کوشش اور اخلاص سے خدمت سلسلہ میں حصہ لیتے ہیں۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ نماز باجماعت کا حتی الوسع التزام رکھتے ہیں تبلیغ میں نہایت خوشی کے ساتھ لگے رہتے ہیں

(۱) شیخ برکت علی صاحب پٹواری نہر

(۲) شیخ علی گوہر صاحب ہیڈ منشی پنشنر

(۳) شیخ سبحان علی صاحب (۴) شیخ نادر علی صاحب

(۵) شیخ سردار علی صاحب (۶) شیخ امیر علی صاحب

(۷) مرزا اعظم بیگ صاحب

خداتعالےٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ اور خدمت دین کا بیش از بیش موقع عطا کرے

# خریداران ریویو انگریزی کو اطلاع

خریداران ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض ناگزیر حالات کے پیش آجانے کی وجہ سے ماہ ستمبر کا رسالہ وقت پر تیار نہیں ہو سکا۔ اس لئے مجبوراً ماہ ستمبر کے پرچہ کو ماہ اکتوبر کے پرچہ کے ساتھ ملا کر شائع کیا جائے گا۔ جو کہ اپنی مقررہ تاریخ یعنے دس اکتوبر کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(مینجر ریویو انگریزی قادیان)

# دو۲ لڑکیوں کیلئے رشتہ کی ضرورت

سنور میں دو احمدی لڑکیوں کی والدہ اکیلی اور غریب ہے بڑی لڑکی کی عمر ۱۲ سال ہے۔ چھوٹی کی دس سال۔ لڑکیاں صورت و سیرت سے متصف ہیں۔ پرائمری تک تعلیم ہے۔ خانگی کاموں سے واقف ہیں۔ خواہشمند احباب مولوی محمد تقی صاحب امیر جماعت احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ سے خط و کتابت کریں ؛ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# مصباح کا تبلیغی نمبر

تبلیغی نمبر مصباح۔ یکم اکتوبر کا ہے۔ اس لئے خریداران کو یکم اکتوبر سے پہلے نہیں بھیجا جا سکتا۔ پس یوم التبلیغ پر تقسیم کرنے یا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ڈیڑھ آنہ فی پرچہ کے حساب سے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ یہ نمبر تیار ہے ؛

مینجر مصباح

# گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت

راجپوتانہ کے علاقہ میں چند بی۔ اے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۵ روپیہ ماہوار ملے گی۔ اگر امیدوار ہندی اچھی طرح سیکھ لیں۔ تو ترقی کی امید کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس علاقہ میں اس تنخواہ پر جانے کو تیار ہوں۔ تو اپنی درخواست لکھ کر اور سرنامہ چھوڑ کر بھجوا دیں۔ ساتھ ہی ۲ ؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

# آنریری انسپکٹر بیت المال

انجمن احمدیہ چک ۶ ۳ ضلع لائلپور کے لئے میاں خدا بخش صاحب چک ۶ ۳ کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے ؛ (ناظر بیت المال قادیان)

# تلاش

میرا لڑکا عبد العلی عمر ۱۲ سال پستہ قد چند روز ہوئے گھر سے چلا گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو ملے۔ تو براہ مہربانی اسے واپس گھر بھیج دیں۔ یا کم از کم مجھے اطلاع دیں۔ راجو بیوہ محبوب علی صاحب مرحوم معرفت دفتر الفضل قادیان

# جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا تبلیغی ہفتہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو تبلیغی ہفتہ منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ گوجرانوالہ میں پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس صورت میں ایسا شاندار تبلیغی ہفتہ منایا گیا۔ تمام ہفتہ نہایت پرامن اور پروگرام کے مطابق باوجود شہر میں سخت مخالفت کے گزرا۔ ہر روز رات کے ۹ بجے سے لے کر ۱/۲ ۱۱ بجے تک دو مختلف مضامین پر تقریریں ہوتیں۔ اور تقریروں کے بعد کسی انجمن کے نمائندہ کو جس کی اطلاع پہلے آچکی ہو۔ سوال وجواب کا موقع دیا جاتا۔ اور انفرادی طور پر یہ انتظام کیا۔ کہ ہر روز صبح ۸ بجے سے لے کر گیارہ بجے دوپہر تک ہر شخص اپنے شکوک اور اعتراضات کا جواب لے سکتا ہے پہلے دو دن تو صرف ایک ہی جگہ صبح کو لوگوں کے سوالات کے جواب دئے گئے۔ مگر پھر ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم کے ماتحت شہر میں چار جگہ سنٹر مقرر کرائے اور وہاں مبلغین کو بٹھا دیا۔ ان کی تقسیم یہ تھی۔ (۱) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان اور گیانی واحد حسین صاحب (۲) مولوی غلام رسول صاحب مجاہد (۳) مولوی دل محمد صاحب مہتمم تبلیغ (۴) مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل لوگ ہر ایک سنٹر پر آئے اور اپنے اپنے شکوک واعتراضات پیش کر کے جواب حاصل کرتے رہے بعض اوقات گیارہ بجے کی بجائے دوپہر کے دو بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ تقریروں کے بعد ایک دن جب کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تقریر "مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ" پر تھی۔ انجمن اہلحدیث کی طرف سے تبادلہ خیالات کے لئے اطلاع آئی۔ اہل حدیثوں نے مسمی احمد الدین کو جو نجاری کا کام کرتا ہے اور نہایت بدزبان ہے اپنا نمائندہ پیش کیا۔ شمس صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ تقریر کی۔ اور پھر بیہودہ اعتراضات کو نہایت متانت اور عمدگی کے ساتھ رد کیا۔ تمام سنجیدہ اصحاب نے شمس صاحب کے دلائل اور طرز بیان کو بہت پسند کیا۔ اور مخالف کے اعتراضوں کو سن کر نفرت وحقارت کا اظہار کرتے رہے۔ بعض شورش پسندوں نے گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے جو اس دن ہمارے جلسہ کے صدر تھے۔ ان پر قابو پالیا۔

دوسرے دن ۷ ستمبر کو پھر اہل حدیثوں نے سوال وجواب کے لئے وقت مانگا مگر جس وقت ان کا آدمی آیا اسی وقت سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حکم سے ایک کنسٹیبل یہ حکم لایا۔ کہ اگر مباحثہ یا مناظرہ کرنا ہو۔ تو فریقین پہلے پولیس میں اطلاع دیں تاکہ خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ ہم نے اس کی اطلاع انجمن اہلحدیث کو دیدی۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور نہ ہی کوئی تبادلہ خیالات ہوا۔ شمس صاحب کی تقریر نہایت امن سے سنی گئی۔

۴ ستمبر ۱۹۳۴ء کو گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر "اسلام اور باوا نانک علیہ الرحمۃ" پر تھی۔ سکھوں نے ہم کو ایک چٹھی لکھی کہ ہم باقاعدہ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے گوردوارہ میں شرائط طے کرنے کے لئے آجائیں۔ ہم پانچ آدمی معہ گیانی صاحب کے سکھوں کے گوردوارہ میں پہنچ گئے۔ ساڑھے تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ مگر سکھ صاحبان آخری وقت تک ٹال مٹول کرتے رہے۔ آخر ہم چلے آئے۔ رات کو گیانی صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ تو سکھوں نے شور ڈال دیا۔ جو قریباً پانچ چھ صد کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ گیانی صاحب نے یہ کہہ کر کہ گرد گرنتھ صاحب میں تغیر وتبدل ہوا ہے۔ ہمارے گرنتھ صاحب کی ہتک کی ہے۔ اور ہمارے دلوں کو زخمی کیا ہے اس لئے ہم تقریر سن نہیں سکتے۔ آخر پولیس نے قابو پالیا۔ اور تمام سکھ صاحبان چلے گئے۔ اس کے بعد گیانی صاحب کی پھر تقریر ہوئی۔ انہوں نے گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا ثابت کیا۔ اور سکھوں کے چیلنج کی حقیقت بھی بیان کی جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ دوسرے دن صبح پانچ تاریخ سکھوں کی طرف سے ایک اشتہار "مرزائیوں کی بول گئی گکڑوں کوں" نکلا۔ پھر دوسرا اشتہار بھی سکھوں کا "ہزیمت خوردہ مرزائیوں کی شرر انگیزیاں" نکلا۔ ان کا جواب ہم نے اپنے اشتہار "فرار کس کی طرف سے ہے" میں دیا۔ اور لوگوں پر اصل حقیقت واضح کی۔

۸ تاریخ گیانی صاحب کی تقریر "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر وجوہ کتب سکھ وہندو صاحبان" پر نہایت امن اور شان سے ہوئی پولیس کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اس ہفتہ میں ہم نے تین ٹریکٹ بھی موسومہ "چند دلائل بر وفات مسیح" "اس زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا" "بعض عظیم الشان نشانات صداقت" جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تریاق القلوب سے اخذ کر کے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے دئے تھے شائع کئے گئے۔ لوگوں نے انکو نہایت دلچسپی سے پڑھا۔ ہر روز بذریعہ منادی شہر میں جلسہ کے متعلق اطلاع دیجاتی۔ جماعت احمدیہ

# فہرست عہدہ داران نظارت امور عامہ ضلع سیالکوٹ

| عہدہ | نام |
|---|---|
| مہتمم امور عامہ | چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل |
| انسپکٹر امور عامہ تحصیل سیالکوٹ و سکرٹری امور عامہ شہر سیالکوٹ | مستری نظام دین صاحب |
| بھاگووال سکرٹری امور عامہ | چوہدری سوار خانصاحب سفید پوش |
| درگانوالی " " | حکیم اللہ دتا صاحب |
| کوٹلی لوہاراں " " | مستری عبد المالک صاحب |
| ہیڈ مرالہ " " | مولوی برکت علی صاحب |
| کوٹ کریم بخش " " | چوہدری عطا محمد صاحب |
| سیالکوٹ چھاؤنی سکرٹری امور عامہ | حافظ عبد العزیز صاحب |
| انسپکٹر تحصیل ڈسکہ | چوہدری شکر اللہ خان صاحب |
| سکرٹری امور عامہ ڈسکہ | میاں حاجی جمال دین صاحب |
| سکرٹری موسٹی والا | چوہدری فتح محمد صاحب |
| " عزیز پور ڈگری | ماسٹر محمد ابراہیم صاحب |
| " سمبڑیال | ملک امام الدین صاحب |
| " کوردوال | قاضی محمد حسین صاحب |
| انسپکٹر تحصیل پسرور | چوہدری ابو محمد عبد اللہ صاحب کھیوہ باجوہ |
| سکرٹری جماعت کلاسوالہ | چوہدری عبد الحق صاحب ٹھیکیدار |
| " نوشہرہ | ملک غلام نبی صاحب |
| " چونڈہ | چوہدری اسد اللہ خان صاحب |
| " ٹھروہ | چوہدری عبد العزیز صاحب |
| " رائے پور | چوہدری نبی احمد صاحب نمبردار |
| " بھکھو بٹی | قاضی نور احمد صاحب |
| " چانگریاں | میاں نواب الدین صاحب |
| " گھنوکے | میاں محمد رشید احمد صاحب |
| " قلعہ صوبا سنگھہ | چوہدری محمد عبد اللہ صاحب |
| " مالوکے بھگت | چوہدری فیض عالم صاحب |
| سکرٹری جماعت احمدیہ تتا زیدکا تحصیل پسرور | چوہدری بشیر احمد صاحب |
| سکرٹری جماعت احمدیہ گھٹیالیاں تحصیل پسرور | چوہدری فضل الرحمٰن صاحب |
| انسپکٹر امور عامہ تحصیل نارووال | چوہدری نصر اللہ خان صاحب |
| سکرٹری نارووال " " | میاں خیر دین صاحب |
| " ترگہ | چوہدری عنایت اللہ صاحب |
| " ڈیریانوالہ و میعادی ڈوگر | چوہدری نظام دین صاحب کشمیری |
| " ظفروال مڑاڑ | چوہدری ولیداد خانصاحب مڑاڑہ |

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**جاپان** میں ۲۱ ستمبر کو جو طوفان باد اور سیلاب آیا اس کے سلسلہ میں ۲۳ ستمبر کو شملہ میں معاملات خارجہ کی جاپانی وزارت کو بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ اس طوفان سے اوساکا میں ۲۹۷ اشخاص ہلاک اور ۳۰۵۸ مجروح ہوئے۔ علاوہ ازیں ۲۸۸۵۳ مکانات گر گئے۔ جن میں ۱۲۹ مدارس ہیں۔ کیوٹو میں ۱۰۴ اشخاص ہلاک اور ۳۰۶ مجروح ہوئے۔ تباہ شدہ مکانات کی تعداد ۱۲۷۹ ہے۔ جن میں ۲۲ مدارس ہیں۔ ہائی گو میں ۳۲ اشخاص ہلاک۔ اور کئی مجروح ہوئے ۱۱۲۷ مکانات بھی تباہ ہوئے۔ جن میں ۶ سکول ہیں۔ دیگر مقامات پر ۷ اشخاص ہلاک۔ ۳۰۰ مجروح اور ۱۴۰۰ مکانات گرے جن میں سات مدارس ہیں۔ یعنی مجموعی طور پر اس طوفان سے قریباً ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ۹۱۱۸ مجروح ہوئے۔ ۷۶۵۱ مکانات گر گئے۔ تین سو سے زائد اشخاص لاپتہ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ گذشتہ تیس سال سے ملک نے اس قدر ہلاکت خیز طوفان نہ دیکھا تھا۔

**پونہ** سے ۲۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک مقامی اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ دریائے کرشنا (ضلع بلگام) میں ایک کشتی الٹ جانے کی وجہ سے دو سو اشخاص غرق ہو گئے۔

**پنڈت مدن موہن مالویہ** مسٹر اینے کے ہمراہ ہندو نیشنلسٹ پارٹی لاہور کی دعوت پر ۲۳ ستمبر کو لاہور پہنچے۔ قریباً دو سو نیشنلسٹ ہندو سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔

**جرمن ہوائی جہازوں** کے ایک جنگی بیڑہ نے ۲۱ ستمبر کی اطلاع کے مطابق علاقہ سار کی طرف پرواز کیا ہے۔ مشین گنوں۔ توپوں اور فوجوں کے اجتماع سے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گتھی جنگ کے بغیر نہیں سلجھے گی۔ جرمنی کا پریذیڈنٹ ہر ہٹلر للکار رہا ہے۔ کہ اگر فرانس اور لیگ نے علاقہ سار جرمنی کے حوالہ نہ کیا تو سار پر بنوک شمشیر قبضہ کیا جائے گا۔

**نئی دہلی** سے ۲۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ نیشنلسٹ پارٹی مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں جو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار ہیں۔ اپنا امیدوار کھڑا نہیں کرے گی۔ مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں مسٹر شو نرائن ایڈووکیٹ کھڑے ہونگے۔

**گاندھی جی کی کانگرس سے علیحدگی** کے متعلق بمبئی سے ۲۱ ستمبر کی اطلاع کے مطابق مختلف حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں "بمبئی سینٹینل" کے پولیٹیکل نامہ نگار نے بہت سے سرکردہ کانگرسی لیڈروں سے جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ تبادلہ خیالات کیا۔ ان لیڈروں کا خیال ہے کہ موجب حیرت نہ ہوگا۔ اگر گاندھی جی کانگرس سیشن سے بھی پہلے کانگرس سے قطع تعلق کر لیں۔

**آل انڈیا ہندو مہاسبھا** کے سکرٹری مسٹر گوری شنکر نے کان پور سے ۲۱ ستمبر کو ایک بیان شائع کیا جس کے دوران میں کہا۔ کہ اسمبلی الیکشن میں کانگرس کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑے گا۔ اور اگر اس کے کچھ امیدوار کامیاب بھی ہو گئے تو اسمبلی میں وہ اس سے بھی زیادہ ذلیل ہونگے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی نمائندہ حیثیت جاتی رہے گی۔ سیاسی طور پر ملک پیچھے جا پڑیگا۔ اور رجعت پسندی کا دور دورہ ہو جائیگا۔ اپنے بیان میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ گاندھی جی کو کانگرس کی لیڈری سے ضرور ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔

**اخبار "لیڈر"** الہ آباد کا لنڈنی نامہ نگار الہ آباد سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع کے مطابق لکھتا ہے کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ ۲۵ نومبر تک ضرور شائع ہو جائیگی۔

**ریفارمز کمشنر صاحب** حکومت پنجاب نے لاہور سے ۲۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ترمیم کردہ فہرست ہائے انتخابات یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء کو شائع ہونگی۔ اور گورنر جنرل کی طرف سے جس اشتہار میں اسمبلی کے حلقہ ہائے انتخاب پنجاب کو ممبر منتخب کرنے کے لئے کہا جائیگا وہ ۴ اکتوبر کو شائع ہوگا۔ امیدواروں کی نامزدگی۔ نامزدگیوں کی پڑتال اور پولنگ کے لئے علی الترتیب ۱۸ اکتوبر۔ ۱۹ اکتوبر اور یکم سے ۸ نومبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

**وائنا** سے ۲۱ ستمبر کی اطلاع ہے کہ سوشلسٹ اور کمیونسٹ متحد ہو کر حکومت آسٹریا کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ اشتراکیوں نے فوجی بارکوں میں ہوائی بم پھینکے اور گولیاں برسائیں لیکن فوج نے بہت جلد اس جماعت پر قابو پالیا۔ اور متعدد اشتراکیوں کو گرفتار کر لیا۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے یوگوسلافیہ کی سرحد پر اشتراکیوں کے آلات حرب بنانے والے کارخانہ پر چھاپہ مارکر ۱۲ مشین گنوں دو بندوقوں اور بے شمار کارتوسوں پر قبضہ کر لیا۔ متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

**لنڈن** سے ۲۲ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ کرسفورڈ میں کوئلہ کی ایک کان میں زبردست دھماکا ہوا۔ جس سے ایک سو کے قریب کان کن ہلاک ہو گئے۔ مگر نعشیں اس وقت تک صرف سولہ کان کنوں کی ملی ہیں۔

**پیرس** سے ۲۱ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ہٹلر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جب تک کامل مساوات کا اصول تسلیم نہ کیا جائے۔ جرمنی کے دوبارہ جمعیت اقوام میں شامل ہونے کے مسئلہ پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی کہا کہ روس کے داخلہ سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ روس وہ ملک ہے جو تمام دنیا میں اشتراکیت پھیلانا چاہتا ہے۔

**پنڈت جواہر لال نہرو** کو ۲۳ ستمبر ان کی اہلیہ کملا نہرو کی تشویشناک علالت کے پیش نظر تین گھنٹہ کے لئے رہا کر دیا گیا۔ جب تک وہ آنند بھون میں کملا نہرو کے پاس رہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موجود رہا۔ تین گھنٹے کے بعد انہیں دوبارہ نینی جیل میں لے جا کر محبوس کر دیا گیا۔

**شہزادہ جارج** اور شہزادی میرینا کی شادی کے متعلق لنڈن سے ۲۲ ستمبر کو اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ تقریب ۲۹ نومبر کو ادا کی جائیگی۔

**مسٹر ہربلاس شاردا** جنہوں نے شاردا ایکٹ بنوایا تھا۔ ان کے متعلق اجمیر سے ۲۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ انہوں نے اپنی ۱۲ سالہ بھتیجی کی شادی کر دی ہے مگر قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے ایک ریاست میں چلے گئے اور وہاں شادی کی۔ لوگ ان پر اعتراض کر رہے ہیں۔

**وائسرائے** کی دہلی میں آمد کے سلسلہ میں ۲۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق مقامی پولیس ان کی جان کی حفاظت کے لئے ضروری تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ بیرونجات سے بھی بہت سے پولیس افسر بلائے گئے ہیں اور مقامی طور پر بھی بہت سے نئے آدمی محکمہ میں بھرتی کئے گئے ہیں علاوہ ازیں شہر کے تمام کانگرسی اور مشتبہ اشخاص کی خفیہ فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔

**جمعیۃ العلماء** ہند کی دونوں شاخوں (دہلی اور کانپور) کے درمیان مراد آباد کی ایک اطلاع کے مطابق مصالحت ہو گئی۔ اور دونوں نے اپنے اختلافات رفع کر کے یکجا ہونا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ کانپور کی شاخ توڑ دی گئی ہے اور صرف دہلی کی باقی رکھی گئی ہے۔

**انڈیا ریفارمز بل** کے متعلق ایک اخباری نمائندہ کی اطلاع آمدہ از لنڈن مظہر ہے کہ جون یا جولائی ۱۹۳۵ء میں اس کے مطابق اصلاحات نافذ کر دی جائیں گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی